اداریہ!!!

مجلہ علوم اسلامیہ، شعبہ علوم اسلامیہ، فیکلٹی آف اسلامک لرننگ، دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والا ششماہی تحقیقی و علمی مجلہ ہے، جو الحمد للہ ہائر ایجوکیشن کمیشن، حکومت پاکستان سے منظور شدہ ہے۔ دنیا بھر کے جامعات میں تعلیم و تربیت اور تحقیق ساتھ ساتھ چلتے رہتے ہیں، اب بوجوہ مذکورہ تمام شعبوں میں مثالی معیار کی کمی محسوس ہو رہی ہے، بالخصوص تربیت و تحقیق کے شعبہ میں، لیکن عصر حاضر میں تمام اساتذہ بالخصوص، علوم اسلامیہ کے اساتذہ حتی المقدور اپنا بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں، جس کی بین دلیل دنیا بھر سے شائع ہونے والے مختلف زبانوں میں تحقیقی مجلات ہیں اور اس وقت تمام شعبہ ہائے زندگی میں ترقی بھی اپنی بے نام محققین کی رہینِ منت ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی کسی بھی حکومت نے قیام پاکستان سے لے کر تادم تحریر وطن عزیز کی مجموعی قومی آمدنی کا 10% کیا 5% بھی تعلیم کے لیے مختص نہیں کیا۔ اور ترقی یافتہ ممالک جہاں تعلیم کو ہر شعبہ زندگی پر فوقیت حاصل ہے اور وہ ممالک اپنے بجٹ میں 10% سے 20% رقم تعلیم و تحقیق کے لیے مختص کرتے ہیں، جبکہ ہم تعلیم پر صرف 02% خرچ کرتے ہیں۔ دونوں کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتے۔

اس لیے ہم اس تحقیقی مجلہ کے پلیٹ فارم سے حکومت وقت سے یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ وہ وطن عزیز میں اصلاحِ احوال کے سلسلہ میں جو اقدامات کرنے جا رہی ہے، اُن میں تعلیمی میدان میں اصلاح کو سر فہرست رکھے اور آئندہ قومی بجٹ 20-2019ء میں ماہرین تعلیم سے ٹھوس عملی تجاویز طلب کرے اور ان تجاویز کو مد نظر رکھتے ہوئے آئندہ قومی بجٹ میں تعلیم کے شعبہ میں بجٹ کا کم از کم 05% صرف اعلیٰ تعلیم و تحقیق کے لیے مختص کرے اور سندھ حکومت کی تقلید کرتے ہوئے PhD الاؤنس 10 ہزار کی بجائے 25 ہزار کرے، کیونکہ محقق کی حالت کی بہتری سے معیارِ تحقیق بھی لازماً بہتر ہوگا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ معاشرے اور اقوام کی ترقی کا راستہ امن، علم اور تحقیق سے ہی گزر کر جاتا ہے، اس وقت جتنے ممالک بھی ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شمار ہوتے ہیں، اُن تمام کی ترقی کا راز معلوم کیا جائے تو امن کے ساتھ ساتھ علم اور تحقیق ہی اُن کی نشاندہی کرتے ہوئے نظر آتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات سے بھی تعلیم ہی کا درس ملتا ہے۔ سیرت طیبہ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے غزوۂ بدر کے قیدیوں میں سے پڑھے لکھے افراد کی رہائی کو مسلمانوں کی تعلیم کے ساتھ مشروط کیا تھا کہ اُن کی رہائی کا معاوضہ یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کریں۔ دورِ رسالت میں جزیہ صرف غیر مسلموں پر تھا، مسلمانوں پر عصر حاضر میں حکومتوں کی طرف سے وصول کیے جانے والے ٹیکس نام کی کوئی چیز نہیں تھی، پاکستان میں ریاستِ مدینہ کی بات کرنے والے اہل حل و عقد کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ایک نظر دورِ رسالت کے طرزِ حکومت اور معاشی نظام پر بھی ڈالیں، وہ آج بھی اُسی طرح اسوۂ حسنہ ہے جس طرح آج سے چودہ سو چالیس سال پہلے تھا۔

ہم اگر آج سے ایک سال پہلے یعنی اپریل ۲۰۱۸ اور اپریل ۲۰۱۹ پر نظر ڈالیں تو حکومتوں کی تبدیلی کے باوجود بنیادی پالیسیوں میں کوئی تبدیلی آئی نہ پاکستانی عوام پر ٹیکس کا بوجھ کم ہوا ہے، صورتحال جوں کی توں ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ سال پہلے حکومت

ریاست مدینہ کا نام استعمال نہیں کرتی تھی اور اب موجودہ حکومت ریاستِ مدینہ کے نام پر اسلامی جمہوریہ پاکستان میں گزشتہ ۷۰ سال سے جاری غیر اسلامی اور استحصالی نظام کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ مثلاً صرف روزمرہ استعمال کی کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس پر حکومت وقت باشندگانِ پاکستان سے ٹیکس وصول نہ کرتی ہو، حتیٰ کہ اِس ملک کا کمزور، غریب، فقیر، مسکین، معذور، مسلم اور غیر مسلم جو بھیک مانگ کر دو وقت کی روٹی سے اپنا پیٹ بھرتا ہے وہ بھی اپنی تمام ضروریاتِ زندگی کے استعمال پر کم از کم چیز کی قیمت کا ساتواں حصہ بطور ٹیکس ادا کر رہا ہے۔ مثلاًاس وقت ایک کلو صرف (برائٹ) اصل قیمت: 247.86+ ٹیکس 42.14=290۔اِسی طرح باقی تمام اشیائے صَرف اپنی اصل قیمت اور زیورِ ٹیکس سے آراستہ پیراستہ ہماری مارکیٹوں کی زینت ہیں اور اسلامی ریاست کا منہ چڑا رہی ہیں، اگر صرف استعمال کی ایک بنیادی چیز روشنی/ بجلی کے بل کو دیکھا جائے تو اُس میں گورنمنٹ چارجز اور الیکٹرک سٹی چارجز الگ الگ درج ہوتے ہیں اور بجلی کی اصل قیمت کے علاوہ ۱۷ اقسم کے ٹیکس حکومتیں اِس وطنِ عزیز کی غریب عوام سے مسلسل وصول کر رہی ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1.Electricity Duty, **2.**PTV Fee, **3.**GST, **4.**Income Tax, **5.**Extra Tax, **6.**Further Tax, **7.**NJ Surcharge, **8.**GST on FPA, **9.**Extra Tax on FPA, **10.**ED on FPA, **11.**Prog IT Paid FY, **12.**Prog GST Paid FY,**13.**Meter Rent, **14.**Service Rent, **15.**Fuel Price Adjustment, **16.**F.C Surcharge, **17.**Deferred Amount, **18.**Outstanding installment.

سوال یہ ہے کہ ایسی تھی ریاست مدینہ جس کے ٹیکسز کا ذکر اوپر پیش کیا گیا ہے۔ اگر حکومت عوام سے اپنے تمام واجبات وصول کرتی ہے اور ایسا کرنا ضروری سمجھتی ہے تو عوام کو اُن کی بنیادی ضرورتوں کی فراہمی حکومت کے فرائض میں شامل ہے، جس ملک کے باشندوں کو پینے کا صاف پانی، علاج کے لیے بنیادی سہولتیں، ملاوٹ سے پاک اکل شرب اور تعلیم، امن جیسی سہولتیں حاصل نہ ہوں تو یہ صورتحال بھی حکومت وقت کے لیے ایک سوالیہ نشان ہے۔ اگر اس صورتحال کے باوجود اصلاح احوال کی کوئی کوشش نظر بھی نہ آئے اور حکومت پھر بھی ریاست مدینہ پر اصرار کرے تو آئندہ نسل تاریخ شاید یہ سمجھے کہ ریاست مدینہ بھی کوئی اِسی طرح کی استحصالی ریاست کا نام ہو گا، جو ایک بہت بڑی غلط فہمی اور ظلم کے مترادف ہے، اس لیے حکومت ریاست مدینہ جیسی اصطلاح استعمال کرنے کی بجائے اصلاحِ احوال پر توجہ دے اور عوام کو بلا تفریق رنگ و نسل، مذہب اُن کی بنیادی ضرورتیں بشمول عدل (معاشی، معاشرتی اور قانونی) فراہم کر کے ایک عمدہ مثال قائم کرے۔

۲۔اِس وقت مجلہ علوم اسلامیہ جلد نمبر ۲۵ کا شمارہ ۰۲ جولائی تا دسمبر ۲۰۱۸ء آپ کے ہاتھوں میں ہے، اِس میں کل سات تحقیقی مقالات شامل ہیں، جن میں تین اُردو، دو عربی اور ایک انگریزی زبان میں ہے۔ ایچ ای سی کی پالیسی کے مطابق مجلے میں شامل تمام تحقیقی مقالات کی جانچ دو دو ماہرین (ملکی و غیر ملکی) مضمون سے لینے کے بعد ان کو مجلے کی زینت بنایا گیا ہے۔ ہم تمام محققین/ سکالر کے شکر گزار ہیں جنھوں نے اپنے تحقیقی مقالہ سے مجلے کو رونق بخشی۔ ہم تمام اہل علم کی مثبت آرا کا ہمیشہ کی طرح خیر مقدم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنی رضا والی زندگی نصیب فرمائے۔ (آمین)

ڈاکٹر حافظ افتخار احمد

ایڈیٹر مجلہ/ چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ